



فردوس کے وارث کون ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ
فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَى
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنْ
ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

المؤمنون - ۱۱

دقیقاً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے۔ جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور جو لغویات سے
اعراض کرتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر وہ قابل طہارت
نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی
امانتوں اور عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ
وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

المؤمنون - ۱۱

حدیث دل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز دوستو اور محترم ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماری تعریفیں اور ستائشیں اسی نوات کو مزاوار ہے جس نے ہمیں دینِ مبین کو سمجھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام اللہ کے اس نیک بندے پر جس نے امانت دار ہونے کا حق ادا کر دیا اور دینِ اسلام پر پوری طرح عمل کر کے دکھا دیا کہ یہ شریعت ہم خاکی انسانوں ہی کے لئے اتنی ہے۔

حبیب اللہ کو بحیثیت مجموعی بہت پسند کیا گیا اور ہماری ناچیس سو کوششوں کو سراہا گیا جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ قارئین کے بھی منوں میں ہیں۔ جہاں جلد کو پسند کیا گیا ہے وہاں ہماری غلطیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان تمام ساتھیوں کا بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ ان غلطیوں کا اعادہ نہ ہو سکے۔ بعض ساتھیوں نے ہمیں قیمتی مشورے اور مفید تجاویز بھیجی ہیں جو ہم نے نوٹ کر لی ہیں۔ ایک ”درومن لہ“ مشورہ جو اکثر ساتھیوں کی طرف سے آیا ہے کہ ”ہم اس جگہ کی کوئی قیمت مقرر کیوں نہیں کر لیتے تاکہ محض مالی دشواریوں کی وجہ سے اسکی اشاعت میں کوئی تعطل پیدا نہ ہو اور یہ ہر ماہ باقاعدگی سے چھپتا رہے۔“

اس فاصلہ مشورے سے جہاں ہمیں یہ اطمینان ہوا کہ ساتھی ہماری مشکلات سے بخوبی واقف ہیں، وہاں یہ اندوس بھی ہوا کہ اب تک اس سلسلہ میں ساتھی ہمارے لفظ و نظر کو نہیں سمجھ سکے۔ ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اس جگہ کی کوئی قیمت مقرر نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ بھی اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت ہی کا ایک حصہ ہے جس کی قیمت بہ حال دنیا میں تو مقرر نہیں کی جاسکتی ہاں البتہ آخرت میں اس کی جو قیمت اٹھے گی اور جس نازک موقع پر یہ کام آئے گی اس کو الفاظ کے ذریعے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اس موقع پر اپنے ان ساتھیوں سے یہ بات ضرور کہنی ہے جو پورے عقل و شعور کے ساتھ مسلمان ہونے چکے ہیں اور اس ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جو صحیح دین انہوں نے



ماریستول — ابو عبد اللہ



اتب میر — طارق نسیم



کتابی سلسلہ



تمام اشاعت خط و کتابت کا پتہ :
دفتر حبیب اللہ

۲۵- سی۔ گلشن رفیع

ملیر سٹی۔ کراچی ۴۳

قیاسی ایڈووکیٹ و ریسٹ کرل

پایا ہے اسے دوسروں تک بھی پہنچنا چاہیے اور دوسرے ادیان باطل کے مقابلے میں ایک اللہ ہی کا کلمہ سر بلند ہو کر چاہیے تو انہیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ غیر معمولی کام اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ ہم اپنا وقت اور اپنی جسمانی توانیاں لگانے کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی پیش نہ کریں اور ————— ”محمد جان طلبی مذاہبہ نیست“ محمد زر طلبی سخن دہیں جااست“ والی بات نہیں ہوتی چاہیے اور یہ کوئی ہماری بات نہیں بلکہ خود اس قادر مطلق نے جس کا یہ دین ہے اور جو اگر چاہے تو صرف ایک ”کُن“ سے سب کچھ کر سکتا ہے، مگر دین ایمان والوں کے دعوے کی سچائی اور اخلاص کو پرکھنے کے لئے اپنی کتاب قرآن شریف میں کم و بیش بائیس مرتبہ دین کی سر بلندی و سر فرازی کی خاطر مال خرچ کرنے پر اکسایا ہے۔ اُس مالک الملک نے کہیں اس بات کا حکم دیا ہے اور کہیں اور اس کو ایمان دلا دینا جزا قرار دیا ہے۔ کہیں نیکو کار رہنے کی مشروطی یہ بیان کی ہے تو کسی مقام پر اپنے دین کی راہ میں مال خرچ کرنے کو اپنے سے تقرب و رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ اکثر جگہوں پر یہ بھی فرمادیا ہے کہ یہ مال جو تم ہمارے کلمہ کی سر بلندی و سر فرازی کے لئے خرچ کر رہے ہو یہ تو دراصل ہمارے ذمہ قرض ہے اور قرض بھی ایسا جو قرض جس کو بلائے کہ جب تمہیں لوٹا یا جائے گا تو نہ صرف یہ کہ کئی سو گنا بڑھا چڑھا کر لوٹا یا جائے گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اجس کو تم بھی طلب ہوگا۔

بالکل شرعی کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں مالک متراں حکیم کو ان متقیوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ قرار دیتا ہے جو نہ صرف یہ کہ غیب پر ایمان لائیں، نماز قائم کریں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جو مال اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے (دین کی راہ میں) خرچ کریں۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ الْكَتٰبَ الَّذِيْ هٰدٰى بِهِ الْوَحْيَ الَّذِيْ يُوَفُّوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ البقرہ ۳۱

اسی سورۃ میں آگے چل کر باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ

وَالْفُقَرٰۤا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُواْ بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ البقرہ ۳۲

”اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔“ اسی سورۃ البقرہ کی ۲۱۵ ویں آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک سامان کو اللہ کی راہ میں کیا کچھ خرچ کرنا چاہیے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا تُطَفَّؤْنَ بِهَا نَارُ الْعُقُودِ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَاءَ رَءُوسُ الشَّجَرَةِ فَاسْقُواْ بِهٖا نَارَ الْغُلَّةِ وَلَا تَمَسُّوْۤاْ فَاِذَا جَاءَ رَءُوسُ الشَّجَرَةِ فَاسْقُواْ بِهٖا نَارَ الْغُلَّةِ وَلَا تَمَسُّوْۤاْ

”جو پلو جیسے ہیں ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو، جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔“ اسی سورۃ البقرہ کی ۲۵۵ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت میں مال خرچ کرنے کو اپنے ذمہ قرض قرار دیا اور قرض ہی ایسا جو کئی گنا بڑھا چڑھا کر ایسے وقت واپس کیا جائے گا جس وقت دنیا کا کوئی مال بچھڑا اس قرض کے کام نہ آئے گا۔ مالک الملک مسلمانوں سے سوال کرتا ہے۔

”وَالَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهُ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفْهُ لَا تَخْفٰۤا لَیْسَ فِیْہٖ زَمٰنٌ ۚ وَاللّٰهُ یُسْرِعُ وَیَبْطِئُ وَوَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۹﴾“

”تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ قرض حسن متا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔ اللہ ہی ہے جو تنگ دستی بھی دیتا ہے اور کشادگی بھی، اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔“ اور اس قرض حسن کو بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کی مثال ۲۶۱ ویں آیت میں اس طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔

مَنْ ذُو الْاٰیٰتِ یُتَقَدَّرُ اَمْرًا اَلِیْمًا فَاِنْ سَبَّحَ اللّٰهُ کَمَلَتْ حَیٰتُہٗ اَبَدًا سَبْعَ مِاٰتِیْنِ فَاِنْ سَبَّحَہٗ اَلِیْمًا حَسْبُہٗ ۚ وَاللّٰهُ یُسْرِعُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

اور آگے چل کر اتفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو مالک نے خوشخبری سنائی ہے۔

الَّذِينَ يُتَّقُونَ أَفْوَاحَهُم بِالنَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فَرَأَاهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٦﴾

”جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور خرچ کرنے میں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں“ (البقرہ - ۲۷۶) یہ تو صرف قرآن کی ایک ہی سورت، البقرہ کے حوالے دیئے گئے ہیں ورنہ تو مالک نے اپنی کتاب میں جو جگہ مسلمان ہو جانے والوں کے جذبات اتفاق کو اہل بیت مثلاً سورہ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔

لَسَنَّا تَكُونُوا الْخَوَّارِ حَتَّى تَنْفِقُوا بِمَا تَحِبُّونَ وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٨٠﴾

تم شبکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا“ (آل عمران - ۹۲)۔

سورہ انفال میں آیا ہے۔ وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ مُنْقَلَبُونَ ﴿٢٨٠﴾

”اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹا یا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا“ (الانفال - ۲۸۰) اور سورہ الحج میں مسلمانوں کی نشانی یہ بتائی گئی ہے۔

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالْبَاقِينَ فِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٢٨١﴾

”جن کا دل یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں“ (الحج - ۱۳۵) اور سورہ المؤمنین میں تو اتفاق فی سبیل اللہ کی باقاعدہ دعوت دی گئی ہے۔ هَٰذَا نَتْلُوهُكُمْ فَتُحَدِّثُونَ لِتَتَّقُوا اللَّهَ وَلِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَأَمَّا تَبِخُلُوا عَنْ نَفْسِكُمْ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ﴿٢٨٢﴾

”دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ سے بخل کر رہا ہے۔ اللہ تو غنی ہے۔ تم ہی اس کے محتاج ہو“ سورہ المؤمنین - ۳۸۔

سورہ الصف میں مسلمانوں کو وہ نفع بخش تجارت بتائی گئی ہے جو انہیں عذاب الیم سے محفوظ رکھے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرَكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُخْرِجُكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِينِ ﴿٢٨٣﴾ تَكُونُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَنَجَاهُ وَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْتُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْفُسُكُمْ ذُكِّرْتُمْ خَيْرٌ لِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٤﴾ يَعْفُونَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَسُكُنُوهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٢٨٥﴾

”اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے۔ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جب اوکو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ اپنی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی کہ مالک الملک دین کی راہ میں مال خرچ کرنے سے پہلو دے گی کرنے والوں کو سورہ المنافقین میں خبردار کرتا ہے۔ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَنْفِقُونَ مِمَّا بَسَّوْا لَا يَخْرُجُ إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَاصْطَلُّوا وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٨٦﴾“ (جورزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ پکارے کہ ”اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا“ المنافقین - ۱۰) اور سورہ انفال میں تلاوت پانے کا راستہ اس طرح بتایا گیا ہے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقِفْ

شَحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ إِنَّ تَقَرُّضُوا اللَّهَ فَرَسًا حَسَنًا يَضْعَفُ لَكُمْ ۖ وَيَعَزِّزْ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ

”جب اس تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، سناو اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کرو یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا، اللہ بڑا قدر دان اور بڑا بار ہے“ (التغابن، ۱۶-۱۷) اور سورۃ الحديد کا تو مرکزی مضمون ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کو دین کی راہ میں مالی قربانیوں کے لیے ابھارا جائے اور یہ بات ان پر واضح کر دی جائے کہ غرض زبانی اقرار اور کچھ ظاہری اعمال ہی ایمان کے معنی نہیں ہیں بلکہ اللہ اور اس کے دین کے لئے غرض ہونا ایمان کی اصل روح ہے اور جو شخص اس روح سے خالی ہو اور اللہ اور اس کے دین کے مقابلے میں اپنی جان و مال اور خدا کو عزت تر رکھے اس کا ایمان کھوکھلا ہے جس کی کوئی قدر و قیمت اللہ کے نزدیک نہیں ہے۔ ایمان کا لازمی تقاضہ ہے کہ آدمی اللہ کے دین کی سربلندی و سرفرازی کیلئے مال صرف کرنے سے پہلو نہ بچائے کیونکہ یہ مال دراصل اللہ ہی کی دین ہے جس پر انسان کو خلیفہ کی حیثیت سے کچھ حصے کیلئے تصرف کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کل یہی مال دوسروں کے پاس تھا، آج ہمارے پاس ہے، کل کسی اور پاس چلا جائے گا۔

ہمارے کام اس مال کا کوئی حصہ اگر آسکتا ہے تو صرف وہ حصہ ہم اپنے زمانہ تصرف میں اللہ کی راہ میں خرچ کر چکے ہوں۔ اَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَحْلِفِينَ قَبْلَ ذَٰلِكَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ كُفْرًا ۖ

”ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بتایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں تھے اور خرچ کریں گے ان کے لئے بڑا اجر ہے“ (الحیدرہ، ۷) اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانیاں دینا ہر حال قابل قدر ہے مگر اس کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ نے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے متعین فرمائی ہے۔ جو لوگ اسلام کی صنعت کی حالت میں اس کو سربلند کرنے کے لئے جانیں لڑائیں اور مالی قربانیاں دیں ان کے درجے کو ہر حال وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو اسلام کے غلبے کے بعد اس کو مزید فروغ دینے کے لئے جان و مال قربان کریں۔ اسی سورۃ الحديد میں اس بات کو یوں فرمایا گیا ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَآئِلٌ أُولَٰئِكَ أَعْطَاهُ دَرَجَةً مِّمَّنْ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتِلُوا وَلَا تَعْدُوا لَكُمْ أُولَٰئِكَ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے، وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ اللہ نے دونوں ہی اچھے وعدے فرمائے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے“ (الحیدرہ، ۶) جس طرح مالک نے سورۃ البقرہ، سورۃ الانفال اور سورۃ التغابن میں ارشاد فرمایا ہے، اسی طرح اس سورۃ الحديد میں اس بات کو دو گنا فرمایا ہے کہ مَنْ ذَٰلَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيَضْعَفُ لَكَ وَلَكَ أَجْرًا كَرِيمًا ۚ ”کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ اچھا قرض۔ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لیے بہترین اجر ہے“ (الحیدرہ، ۱۱) اسی طرح آگے چل کر اسی بات کو اس انداز میں کہا گیا ہے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يَضْعَفُ لَكُمُ وَلَكُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۚ

”صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض دیا ہے۔ قرض حسن۔ ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے اجر کریم ہے“ (الحیدرہ، ۱۸) عبد اللہ ابن مسعود کی روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور نبی کریم کی زبان مبارک سے لوگوں نے سنا تو ابوالداحد حج انصاری نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ”ہاں۔ اے ابوالداحد! انہوں نے کہا ”ذرا اپنا ہاتھ مجھے دکھائیے“ آپ نے اپنا باقی ان کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا ”میں نے آپ سے سب کو اپنا باقی قرض دے دیا“ عبد اللہ ابن مسعود

فرماتے ہیں کہ ان کا بہت ہی بڑا باغ تھا اس میں کھجور کے چھ سو درخت تھے، اسی میں ان کا گھر تھا اور وہیں ان کے بال بچے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کر کے وہ سیدھے اپنے گھر پہنچے اور یہاں رہی سے بیوی کو بکار کر کہا "وہ راج کی ملان لکھ لے آؤ میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا"۔ وہ بھی مومن خاتون تھیں، بھائے اس کے کچھ لوچتے ہیں فوراً بولیں "تم نے نفع کا سودا کیا ہے وراج کے باپ" اور اسی وقت اپنا سامان اور بچوں کو لے کر باغ سے نکل گئیں۔ اس ایک واقعے سے اندازہ ہونا ہے کہ وہ کس قسم کا قرض ہے اور کیسا اجر کریم ہے جسے حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین تک بے چین رہا کرتے تھے۔ اب جو لوگ ہمیں اور ہمارے کام کو برحق سمجھتے ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ خود رضا کارانہ آگے بڑھیں اور اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے جنتوں کی لازوال بادشاہی حاصل کرنے کے لئے جتنا وہ سمیٹ سکتے ہوں سمیٹ لیں، اللہ تعالیٰ اجر کریم کے ساتھ اس دن ان کے اس قرض کو واپس کرے گا جس دن سوائے اس مال کے دنیا میں خرچ کیا یا کوئی مال ان کے کام نہ آئے گا، اور یہ کہ لَا يُكْفُؤُا اللہ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَاِبْقَرَةُ "اللہ کسی نفس پر اس کی قدرت سے بڑھ کر دوسرے کو لا بوجہ نہیں ڈالتا"۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اُپ سب کا

(بِوَعْبِ اللّٰهِ)

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ اللّٰهُ فِي ظَلَمِهِ يَوْمَ لَا يَدْعُ الْاَوْثَانَ عَادِلًا، وَشَاقَّ لَنَا فِي حِمَاةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ بِأَهْلِهِ حَبِيبٌ إِذَا اخْتَرَجَ مِنْهُ حَقٌّ لِّكَوْنِهِ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَعَابَا فِي اللّٰهِ ابْتِغَاءَ عَالِيَةٍ وَتَشَرُّعًا عَالِيَةٍ، وَرَجُلٌ دُكِرَ اللّٰهُ خَالِيًا فَقَا حَسْبُ حَيْثُ شَاءَ، وَرَجُلٌ رَمَسَهُ اِصْرًا فَانْتَحَسِبَ وَجَدَمًا، فَقَالَ اِفْتِ اَخَاتُ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَقَدَّزَ بِصَبَدٍ قَلْبُهُ فَاَخْتَفَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ سُبُحَالُ مَا شَفِيقٌ يَمِينُهُ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

سات خوش نصیبوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جنگو دے گا جس دن سوائے اللہ کے سایہ کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ عادل حکمران (۱) وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ کی راہ میں گزری (۲) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکار رہتا ہے یعنی جب مسجد سے نکلتا ہے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے (۳) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، اسی جذبہ کے ساتھ وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہی جذبہ ہی وہ جدا ہوتے ہیں (۴) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں بہا پڑیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو کسی اور پٹے نما ندان کی حسین و خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا کہ میں اللہ سے خوف کھاتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے اس طرح عذر دیا کہ اس کا باپ باقی نہیں جان سکا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔



عید میلاد النبی کی حقیقت

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے مان مایہ قرآن
انہوں کو دیکھ کر وہ دوسروں کو سلام ان پر آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی
دو عیدیں ہیں ایک عید الفطر اور دوسری عید الفصحی۔

سینکڑوں سال پہلے کے نام سے پکارے جاتے تھے وہ قوم تیسری
عید بھی منائی جاتی تھی اور اس کا نام اس قوم کے لیے میلاد النبی
رکھا ہے۔ یہ تیسری عید ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو منائی جاتی تھی کہ
اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش قرار دے کر منائی جاتی تھی۔ اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہو سکتی

اور توں پر چرچاں کیا جاتا ہے جلسے ہوتے ہیں اور جلوس ہوتے ہیں۔
غرض آج ہنگامہ ہمارے جو برابر یا ہوتا ہے اور اس کی وجہ بھی اسے
اعتماد بحیث قرار دی جاتی ہے۔ حالانکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور ہم سے کہیں زیادہ اس کی مذمت کی بحیث کرنے والے

جان مشاران نبوت خلفاء راشدین سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
تالبعین حتیٰ کہ صحیح تابعین تک سے منکر ہوئی کہ یوم ولادت
منایا، بلکہ ایک موقع پر عزم کے دور خلافت میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ
مسلمانوں کا بھی اپنا کوئی کیلندر یا جنتہ ہی ہونی چاہیے تو اصحاب شوریٰ
میں کوئی بھی نہیں دے سکے تھے کیونکہ مسلمانوں کے کیلندر کا آغاز نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت سے کیا جائے تو اللہ کے ولی عمر نے سختی

سے یہ بات رد کر دی اور صاحب مشورہ سے فرمایا کہ تم ہمیں نصرانیت کی
طرت لے جانا چاہتے ہو؟ مطلب یہ تھا کہ جس طرح عیسائی عیسائی
کا یوم پیدائش مناتے ہیں تو کیا تم بھی یہ چاہتے ہو کہ مسلمان بھی ان کی
پیروی میں اپنے نبی کا یوم پیدائش منایا کریں؟ اور یہ بات طے پائی
کہ مسلمانوں کا کیلندر وہ واقعہ ہجرت کے فطیم نشان دن سے شروع
کیا جائے۔ اسی لئے مسلمانوں کا سال سنہ ہجری کہلاتا ہے۔

ان ساری باتوں کے بعد یہ سوال تو جن میں اگلتا ہے کہ پھر آخر اس
عظیم نشان بدعت کی ابتدا کیسے ہوئی؟ تحقیق کرنے سے یہ بات سامنے آتی

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً چھ سو برس تک اس پیر کا کہیں
نام و نشان تک نہیں ملتا۔ سب سے پہلے عراق کے شہر موصل کے رہنے والے
ایک شخص عمر بن ملا محمد نے یہ بات شروع کی، جس کی پیروی اس وقت
کے حاکم سلطان اربل نے کی۔ عمر بن ملا محمد کا شمار مجتہدین میں ہے نہ
محمد بن اربل میں وقتہاں سے نہ مسلمانوں میں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اپنے علمی
و تحقیقی کاموں کے لحاظ سے وہ ایک مجتہد الحال تھے۔ اور اس کا ایک
سبب یہ تھا کہ اس نے مجلس میلاد کے زیادہ سے

یہ بات بھی دیکھی کہ اس نے قولی طائفہ کے رہنے والے تھے کہ یہ مجلس میلاد سنہ گور بعد
قرون ثلثہ کے اہل بدعت کے ایجاد کی چیز ہے اور اس کے بعد آگے چل
کر اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر رقمہ از میں ”اور ظاہر ہے کہ موجود اس
مجلس میلاد، بہریت کذا“ کا شیخ عمر اور ملک مظہر ابو سعید ہیں معین
الغیرہ۔ اس میں قول عبد اللہ بن اسعد الباقی الشافعی المتوفی ۴۸۸ھ
میں یہ نام الخان کے تاریخ اور کتاب ہے۔

اور صاحب تاریخ الخلفاء فی بیان المولود والقیام نے جلد اول
صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے کہ مولانا صاحب معتز عہ الملک الماریل وہن دھابا و
عمر بن ملا محمد و ما کان ثقتین عند اهل الشریعة لانہما یستعان
الغنا و الملک علی بن یحییٰ بن الامین بن قیس ”یعنی یہ کہ“ مجلس میلاد
کو بادشاہ اربل اور عمر بن ملا محمد نے ایجاد کیا ہے، اور یہ دونوں
اہل شریعت کے نزدیک ثقہ اور معتبر نہیں ہیں کیوں کہ یہ دونوں کھانا
پاجا سنتے تھے۔ بلکہ بادشاہ اربل تو ناچتا بھی تھا۔

چنانچہ قدمائے علماء شافعیہ کا کہنا ہے کہ یہ رسالہ
المورد فی الکلام مع عل المولد میں لکھا ہے ”احد شہا البطلون
وشہوة نفس وانما یبدا الا کالون“

”مولود کو نکالا ہے بطلان نے، خط کاروں نے اور خواہش نفس
نے، اور اس کا اہتمام کیا ہے مشکم پرووں نے“

؟

مسلم

اشکال

آہ — یہ مناظر!



ہر طرف خیمے لگے ہیں، دو ترک باز رہے یہ تماشہ ہے، کوئی میل ہے یا تہوار ہے! بانوں باتوں میں یہاں خدام دے جاتے ہیں! کوئی بارات اس جگہ اترتی ہے بامدکروفر میں سمجھا شامیانوں کی قطاریں دیکھ کر! یہ چراغوں کی قطاریں، جگمگاتے بام و در! یہ فیضی کی صدائیں، یہ کٹوروں کی کھنک! یہ دھولیں کپے سیج، یہ پھولوں کے جڑوں کی ہلکا! چادر میں چڑھتی ہوئیں، دھولک بھی پہنچتی ہوئی! نیم و ابرقعے لگا ہوں پر فسوں کرتے ہوئے! شوقِ نظارہ کو ہر لحظہ فزوں کرتے ہوئے! کوئی سجدہ میں جھکا ہے، کوئی مضبوط! ہے یہ تقریب، عقیدت، غم ہے کپیر کا! کام کرتی ہے یہاں کی خاک بھی اکسیر کا! رو رہا ہے کوئی چوکھٹ ہی پہ سر رکھے ہوئے! اک طوائف کا رہا ہے سامنے دگاہ کے! کیا منہ میں حضرت قبلہ سا گن شاہ کے! بدعتوں کے باب میں وہ کب کسی گھر بند ہیں! ساز پر کچھ چھو کرے تو الیاں گاتے ہوئے! گفکری لیتے ہوئے، ہاتھوں کو لپکاتے ہوئے! دیکھتا ہی رہ تماشا خانے! زباں سے کچھ نہ بول! قص فرمانے لگے، کچھ صاحبانِ وجد و حال! یہ کرامتِ شیخ کی ہے یا ہے نغمہ کا کمال! ہنر برستا ہے یہاں، چاندی اگلتی ہے زہن! عورتوں کی بھیڑ میں نظارہ ٹھوکر کھا ہے! اس ہجومِ رنگ و بو میں کب تھکنا آئے ہے! زائروں کے خود مجاور ہی جھکا دیتے ہیں سرا! مقبرے کی جالیوں پر عرضیاں ٹکی ہوئیں! یہ وہ منزل ہے جہاں ہیں نیکیاں، بٹکی ہوئیں! ان میں لکھا ہے ہماری جھولیاں بھر دیجیے! در و دل سن لیجیے، مشکل کشائی کیجیے! بدعتوں ہی بدعتوں کی ہر طرف شیشہ گری! آپ اگر چاہیں تو ٹوٹے آمینوں کو جوڑ دیں! آندھیوں کو روکیں، طوفان کا رخ موڑ دیں! آپ کو اللہ نے سب کچھ دیا ہے اختیار! میرا گمشدہ بھی بہت دن سے ہے بے فصل بہارا! چول بٹتے ہیں کہیں، دیگ لٹتی ہے کہیں! دل چلتا ہے کہیں، اور سانس گھٹتی ہے کہیں! یہ طبلے، یہ تاشے، یہ مٹھائی کے طباق! یہ عقیدت کا متوجہ، یہ وفور اشتیاق!

تاج کے یہ کھیل دنیا کو کھ
 مضحکہ توحید کا کب تک



یہ اگر کی بقیان، لوبان، صندل، عود و گل!
 جس طرف بھی دیکھیے سامانِ تفریحِ نظر!
 یہ موعِد میں، یو پو جا کر رہے ہیں قبر کی!
 تھا رکھا ہے کسی نے دونوں ہاتھوں سے غلاف!
 ہیں کسی کے ہاتھ ہر التجا اٹھے ہوئے!
 جن کے سینوں میں عقیدت کے سمندر بند ہیں!
 چادروں کی دھجیاں کبھی ہیں یاں سونے کے بول!
 آخرت کی یاد اس جا پاؤں رکھ سکتی نہیں!
 مود کے پنکھوں کے سایہ میں کلاوے باندھ کر!
 ہے ہر اک بدعتِ ضلالت، شرک ہے ظلمِ عظیم!
 اس طرح تردید، فرمانِ رسولِ اندھ کی!
 اک طرف قبروں پہ سجدے دوسری جانب نماز!
 یہ نہیں ہے شرک، تو کچھ شرک کس کا نام ہے!

ماہر القادری

۱۹۵۳ء

کو کھایا جائے گا؟
 تک اڑایا جائے گا؟

حلقہ یاران

قلاہر شاہ صہبند فاروقہ کراچی

وعلیکم سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھائی خاں ہر میں سب سے پہلے
 آپ ہی کودے رہے ہیں۔ مجھ دیکھ کر آپ کا دل خوش ہوا اور ایمان
 تازہ ہوا، اور ہمیں ہماری محنت کا پھل مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک
 دعائیں قبول فرمائے، آپ کی نظم "افنیہ اندھیرے" کافی اصلاح طلب
 ہے۔ انشاء اللہ وقت آنے پر ضرورتاً جمع کی جائے گی، مشقِ سخن جاری
 رکھیں، اس شمارے کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے۔

باسط فواز موضع ایپ گوجرانوالہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، رسالہ کی پسندیدگی کا شکریہ، ہم
 نے آپ کی جی بھی ہوئی تجاویز کے ساتھ ساتھ آپ کا پتہ بھی نوٹ کر لیا
 ہے۔ اب آپ کے کہنے کے مطابق انشاء اللہ رسالہ آپ کو
 براہ راست ہی ملے گا۔

محمد رمضان، کوتار پورہ - شیخوپورہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ:

آپ کا طویل خط اور مختصر مضمون ملا۔ انشاء اللہ اچھا
 لکھ لیتے ہیں، تحریر میں کچھ تو لکھتے لکھتے ہی آگے گا۔ اپنے بقیہ
 مضامین بھی ہمیں روانہ کر دیں، ہم نے آپ کی آٹھوں تجویزوں نوٹ
 کر لی ہیں۔ جی ہاں انشاء اللہ اب پرچہ آپ کو براہ راست
 ہی ملا کرے گا۔

عبداللطیف حسن، گلشن راوی لاہور

وعلیکم السلام

بھائی عبداللطیف، آپ تو ماشاء اللہ بڑی اچھی رپورٹنگ
 کر لیتے ہیں، مگر یہ کیا؟ چودہ اجتماعات کی اتنی مختصر رپورٹ! توجید
 کوٹ سونڈ میں ہونے والے صوبہ پنجاب کے تیسرے سہ ماہی
 اجتماع کی رپورٹ کاشت سے انتظار ہے۔

حکیمہ ہاشمی، حیدر آباد

آپ کے بیٹے ہوئے مفلح ملے، پڑھے کچھ سمجھ میں
 نہیں آیا کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی بات واضح نہیں
 ہے۔ اگر کراچی تشریف لائیں تو ہم سے ملاقات فرمائیے گا۔

گاری تیر تھادی سے اپنی منزل کی جانب
روانہ ہوا ہے۔

کچھ ساتھی سونے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور باقی بدستور گفتگو میں مصروف ہیں۔ باتوں ہی باتوں میں صبح ہو گئی اور ہماری پہلی منزل کی شواہد جنکشن بھی کافی بڑا اسٹیشن ہے۔ یہاں گاڑی کافی دیر کھڑی ہوتی ہے، ہم سب نے اطمینان سے سامان اٹھایا، جو چیز جس کے ہاتھ لگی اس نے وہی اٹھالی۔ کوئی اور تفری و ترو فری نہیں کرتا اپنا سامان ہی اٹھایا جائے، سب مل کر

ایک دوسرے کا ہوجہ بنا کر رہے۔ کیوں نہیں۔ آخر ایک ہی مشنل کے ریلوی ڈپو پر۔ اسٹیشن سے باہر اگر ایک بڑی سی ویگن تک کی اور پورا قافلہ اس میں سما گیا۔ ویگن نے آدھ گھنٹہ میں اجتماع گاہ۔ مسجد توحید۔ توحید گھر پہنچا دیا تو جو راتوار کے ساتھی اصمت بن نصیر۔ مسکراتے آنکھوں کے ساتھ استقبال کے لیے موجود تھے والہانہ معافہ کیلئے بڑھے تو جڈا ہونے کو دل نہ چاہا۔ اجتماع گاہ میں ہر طرف خلوص کا رنگ اور محبت کی یو بھری ہوئی ہے جس سے میں ملیں مسکراتا ہوا دل ہے کہ یہ بھی مومن بھائی کے لئے مہم ہے۔ سفر کی تکان اپنی جگہ لیکن دور دیس کے ساتھیوں سے ملاقات کا شوق کہاں سونے دیتا ہے۔ ایک جگہ بہت سے لوگ جمع تھے معلوم ہوا کہ محلہ کے ساتھی حیات خان صاحب، حیات نو کا پیغام دے رہے ہیں، مہویرہ سرحد میں محکم کی رفتار کے بارے میں انہیں سے معلوم ہوا۔

اصل پرگرام غازی پور کے بعد شروع ہوا۔ امیر پنجاب ڈاکٹر بشیر احمد نے

اقتصادی تفریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنا آرام اور گھر بار چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے ہونے میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس اجتماع کے پرگرام کی تشہیر نہیں کی گئی اور نہ ہی ڈاکٹر عثمانی صاحب کو اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے بشیر صاحب نے فرمایا کہ

”اللہ کی اس سر زمین پر جہاں پاکستان واقع ہے اور جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ یہاں اللہ کے بندوں پر اللہ ہی کی حکمرانی ہوگی، اسی ایک مالک کی بندگی

ہوگی، اسی کا قانون نافذ ہوگا۔ لیکن اس پاکستان میں اللہ کے ان بندوں کو جو معرفت اپنے مالک اور پروردگار عالم کی عبتائی کا کلمہ بلند کر رہے ہیں ان کو دعوے مستحق الی اللہ تک پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔“

بشیر صاحب نے یاد دلایا کہ ”پچھلے سال بھی اسی طرح کا اجتماع منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا جس میں ڈاکٹر عثمانی صاحب کی سرکردگی میں پرگرام تھا۔ پوسٹ ٹکٹ کے ساتھ اور ٹرے پہلے پر دعوت نامے تقسیم کئے گئے تھے۔ لیکن اتحادی دین کے علماء نے سارے ضلع میں ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں اور انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر میں اس وقت جب کہ

ڈاکٹر عثمانی صاحب کراچی سے یہاں پہنچ چکے تھے اجتماع پر پابندی لگا دی گئی اور ڈاکٹر صاحب کو ضلع بدر کر دیا گیا اور مزید ایک ماہ تک ملتان ضلع میں داخل ہونے اور تقویر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب کو بھی ناحق تکلیف ہوئی اور اجتماع بھی نہ ہو سکا۔ اس لئے اس وفد کو تو پرگرام کی تشہیر کی گئی اور نہ ہی

ڈاکٹر عثمانی صاحب کو کراچی سے بلایا گیا ہے کہ مبادا ”خدا یان دین و سیاست کو علم ہو گیا تو پھر ان کی ”خدا سناں“ سمجھی اس بات کو گوارا نہیں کریں گی کہ اس زمین پر ایک مالک کی بندگی بیان کی جائے اس کی کتاب کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے کی دعوت دی جائے، وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ معرفت ان کی ”خدائی“ قائم رہے اور انسان اپنے مالک کی بندگی کے بجائے ان کی بندگی میں لگے رہیں اور یہ ان کا مال باطل طریقہ سے کھاتے رہیں۔“

بشیر صاحب نے بتایا کہ ”اس احتیاط کے باوجود ان اتحادی علماء کو خبر مل گئی اور انہوں نے پولیس میں ”بحری“ گردی کر یہاں ڈاکٹر عثمانی آئے والے ہیں، آج ہی صبح پولیس گارڈ یہ معلوم کرنے کے لئے یہاں آئی تھی۔“

پھر بشیر صاحب نے تفصیل سے پنجاب میں ہونے والے کام اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی، انہوں نے بتایا کہ ”ہم اللہ کی بات اور اس کے نبی کے طریقہ زندگی سے دنیا کو واقف کرانے کے لئے بساط حق کو پیش کر رہے ہیں درس قرآن کے ذریعے سے دعوت عام اور غیر پر کے ذریعے سے اللہ کے بندوں کو قننے والے دن کی ہولناکی سے خبردار کر رہے ہیں، بعض مقامات پر درس کے باقاعدہ حلقے قائم ہیں اور جہاں اب تک قائم نہیں ہو سکے وہاں بھی راستے اور گلیوں میں تقاریر کے ذریعے توحید کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔“

انہوں نے اس اجتماع کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ”اجتماع سے صوبہ بھر کے ساتھیوں کو مل جلنے کا موقع ملے گا تاکہ

وہ دعوت دین کے سلسلے میں اپنے حالات و مشکلات سے ایک دوسرے کو آگاہ کریں اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں کریں، اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کریں اور دعوت اور اس کے طریقہ کار سے پوری طرح واقف ہو جائیں اپنی کوششوں کو بروکار کریں اور مالک کی بندگی میں اپنے اوقات و جان مال لگائیں۔ جناب امامہ بشیر کے ابتدائی خطبہ کے بعد امامہ سور کے سعید بن بشیر نے تقریر کی۔ سعید بن بشیر امامہ سور کے ناظم ہیں اور تحریک کے نوجوان و پر جو شس ساتھی۔ انہوں نے انسان کا مقصد تخلیق یا دلدایا انہوں نے بتایا کہ

”انسان دنیا میں ایک حد تک خود مختار تو ہے لیکن صادر سیدر آزاد نہیں کہ جس جگہ چاہے منہ مارے جس بھول کو چاہے مسل ڈالے اور جہول میں آئے کو تاپھوے نہیں۔ بلکہ اس کی پیدائش اور اس کو دی گئی خود مختاری ایک آزمائشی عمل ہے یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور اس کو پسند کر کے والا پروردگار اس کے ایک ایک عمل اور اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ اسی مالک نے بتایا ہے کہ

(۵۸) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادَةٍ ۚ

الغزالیات - ۵۸

”اور ہم نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اپنی بندگی کے لئے“ اور بندگی یہ ہے کہ زندگی کی ساری کوششیں اور ساری تنگ و دو اپنے مالک کی فرمانبرداری سے عبارت ہو۔

اور آخرت جو ہمیشہ جہنم کا ٹھکانہ ہے اس کی کامیابی اور سرخروی کی سبیل پیدا ہو۔ آج ہماری قوم احساس کمتری میں مبتلا ہے کہ ہم ایک غریب و پسماندہ قوم ہیں اور دوسری قوموں کا ستارہ عروج پر ہے تو اسے علم ہونا چاہیے کہ ہمیں اس سے پہلے ہی بڑی بڑی نواہی تھیں آئی ہیں زمین پر وہ نواہی تھیں کہ تمہیں وہ دنیا کو انہوں نے ختم دیا ہے اور دنیا نے ان کی ”بڑائی“ کو سلام کیا ہے لیکن ان کا انجام کیا ہوا انہوں نے اپنے پیدا کرنے والے سے غداری کی اس کے ساتھ شرک کیا جس کے نتیجے میں انہیں اپنی تہذیب و تمدن سمیت صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا اور اب ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ ان کے وسائل طاقت و دولت و شہرت بھی ان کو تباہ و برباد ہونے سے نہ بچا سکی۔ اس لئے یہ دنیا کی بڑائی کوئی بڑائی نہیں ہے یہاں کی عزت کوئی عزت نہیں ہے۔ بڑائی اور عزت تو صرف اللہ کو سزاوار ہے۔ اس کے بعد اس کے رسول کا حق ہے اور پھر مومن عزت کے لائق ہیں اور یہ منافق انہیں کیا معلوم ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۚ وَلَوْ تَرَوُۥا نَاسًا مِّنْهُم مَّا خَلَقُوا۟ ۚ وَلَٰكِنَّ الْغَافِقِينَ لَا يَعْقِلُوۥنَ ۝

ہم جو ان باتوں کو سمجھتے ہیں اس لئے آج ہم پر سب سے زیادہ یہ قہر داری عائد ہوئی ہے کہ ہم اپنی قوم کو دنیا کے انجام سے خبردار کریں۔ ہماری قوم جو کفر و شرک پر اوجھار کھائے بیٹھی ہے۔ جس کی ہر پرستی وہ ہر رکوع میں ایک عبود قہر کی شکل میں موجود ہے۔ الحق اللہ کے علاوہ کوئی نہیں لیکن اس نام نہاد مسلمان قوم نے ہر قرولے کو زندہ کر ڈالا۔ اب یہ ان کی مبادی

کرتی ہے ان سے نہیں اور مراد میں مانگتی ہے سارے مرام عبودیت اور کفر کرتی ہے یہ نہیں سوچتی کہ جب یہ زندہ تھے اس وقت کچھ نہیں دے سکے تھے لو اب کیا دیں گے اس نے ہر قرولے کو علم میں ذات و صفات میں اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ پہلے ہم ان ”مومن“ سے اپنی قوم کا پیچھا چھڑائیں اسے ایک الٰہ واحد کی بندگی کی طرف دعوت دیں اس دعوت میں مشکلات تو بے حساب ہیں لیکن اللہ سے تو یقین مانگتے ہوئے صبر و استقامت سے جہنم سے تو انشاء اللہ یہ کفر و شرک کا اندھیرا چھٹ کر رہے تھے اور ایمان کا سورج طلوع ہو گا۔ اس کے بعد گوجر اہل اللہ کے اصحاب بن گئے

صاحب نے پنجابی زبان میں ایک خوبصورت و کھلی شہر تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں کامیابی و ناکامی کے معیار پر روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ ”دو کامیابیاں ہیں ایک دنیا کی کامیابی جو وقت اور ہنگامی ہے اسے ثبات نہیں اور ایک کامیابی ایسی ہے جو اگر کسی کو مل جائے تو پھر نہا کا ہی کبھی نہ ہوگی اور وہ کامیابی آخرت کی کامیابی ہے جنت کی لازوال نعمتوں کا حصول اور دوزخ کی آگ سے بچنا ہی آخرت کی کامیابی کا نام ہے اور اس آگ بجھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ خالص ایک ہی مالک کی بندگی کی جائے۔ اسی سے دوزخ سے اسی سے خوف کھایا جائے، اسی سے مصیبت کے وقت مدد مانگی جائے۔ یہ قوم جس سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سرفرازی اور جنت کی بادشاہی کا وعدہ کیا تھا آج اپنے کفر و شرک سے

۶۵۵

۶۵۵

پھر دین کی تبلیغ کی تربیت کسی جماعت حق کی تلاش پر کسایا۔ اور ہم مشاقت و توجہ سے متعلق رہے لیکن وہاں بھی دین کے پانچوں میں مکان داری ہو رہی تھی۔ اسی دوران بشیر صاحب کی ملاقات اس پورے خط سے ہوئی باتوں باتوں میں اس نے بنا یا کر کراچی کے کوئی ڈاکٹر عثمانی میں پوچھا کہ انصاف اور توجہ کی بات پھیلاتے ہیں جس سے میں ان کا وقت لے کر پھر بند ہو گا ایک مختلف لوگوں کے نام آتا رہتا ہے۔ میں نے بھی ایک خط ڈاکٹر عثمانی کو لکھا ہے۔ بشیر صاحب نے بتایا کہ اس پوسٹ میں سے پتے کے کر میں نے بھی ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا کہ جلد از جلد حق میں تھیں اس کے باوجود میں نے پوسٹ میں سے وعدہ کیا کہ اگر اس کے نام مجھ سے پہلے کتابیں آئیں تو وہ کتابیں مجھے دے دیگا اور میرے نام آنے والی کتابیں میں اسے دے دوں گا۔ اس نے وعدہ کر لیا اور اسے نبھایا جی جیسے ہی اس کا نام کتابیں آئیں اس نے فوراً مجھے لاکر دے دیں۔ میں نے کتابیں پڑھیں تو دل کی مراد برآئی۔ یہی وہ دعوت حق میں

کے دل پہ قرار تھا جو کمال صاحب کو خط لکھا کہ ملاقات کے لئے یوٹین میں ڈاکٹر صاحب نے مقنا کا پتہ آرام بنا لیا کتبہ بیت اللہ ہوئی تیار و غیاں ہو اساتھ کام کرنے کا وعدہ کیا۔ اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی عطا کی، ہزار مصیبتوں اور پریشانیوں کے باوجود میں اب بھی کہتا ہے کہ اللہ کی راہ میں دعوت حق دیتے ہوئے ہم مشہدات تعجب ہوئے۔

تمہاری پروگرام کے بعد صوبہ پنجاب کی شوری کا اجلاس ہوا جس میں نے ملے اور ناظمین جمعہ رہے۔ اس طرح تقریباً بارہ بجے رات پہلے دن کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔

دوسرے دن بعد تھا صبح نماز فجر کے بعد ڈاکٹر بشیر نے درس قرآن دیا انہوں نے بتایا کہ قرآن ایک مسلمان سے کیا مطالبہ کرتا ہے اور اس سے کس معیار کا مرد مومن مقصود ہے۔ درس قرآن اور ناشتہ وغیرہ کے بعد ناظمین کا اجتماع ہوا جس میں کراچی سے آئے ہوئے ناظمین حلقہ جات کو بھی شرکت

ہو تا ہے جادہ پیمائے کارواں ہمارا

پچھلے دنوں امیر پنجاب ڈاکٹر بشیر احمد نے پنجاب کے پانچ اضلاع لاهور، رنجونا، سوات، گلچوات، سیالکوٹ اور شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ ۱۳-۱۴ اکتوبر تک آپ نے چودہ مقامات پر خطاب کیا۔ راقع الحروف آپ کے ہمراہ تھا۔ حبیب اللہ کے ذریعے میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں تک اس دورہ کا مختصر روٹیداد یہ پہنچاؤں (عبدلطیف حسن - لاهور)

ہوا۔ سب قیوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ عوام کو تفسیر دار کریں۔ اللہ کی طرف سے جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اسے پورا کریں۔ اگر شکی تھی تو آج علماء کی اکثریت اپنی اس ذمہ داری سے چشم پوشی کر رہی ہے اور دین کو معرفت

ان علماء و صوفیاء کے خلاف جاتی ہو۔ ہمیں اپنا انقلاب رکھنا ہوتا ہے۔ معیار دینی نہیں ہیں۔ ہمیں کتاب و سنت کی روشنی میں ان کے عقائد و نظریات کو پرکھنا چاہیے۔

گوہر نوالہ میں ناظم حلقہ آصف نصیر الدین کی رہائش گاہ مرکز توحید میں اجتماع

پہلا اجتماع مسجد توحید ناہر پورہ لاہور میں ہوا ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جاری ہو تو وہ حق کا ذمہ دار ہمارا رویہ ہے۔ حق وہاں کا معیار ہم نے عطا دھونیا کو ٹھہرایا ہے۔ اسی بنا پر دین اسلام کی ذمہ داریات ٹھکرا دی جاتی ہیں۔ جو

کفر کی اور

علماء و صوفیاء کے معیار

پیٹ کا پسند صحت جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہے
گوئہ لائوالمیں مدرسہ الشاکبیر
میں اجتماع ہوا ناظم پنجاب نے کہا کہ
عقیدہ کی مخالفت کی دو بڑی وجوہات ہیں
اولاً حیثیات فی التقریر کا اثبات سماج موقی کی
جماعت کا اور کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ
پر دو طریقے سے اس کا رد کیا گیا ہے۔

ضلع گجرات کا دوسرا اجتماع بازار والی مسجد
کلیانہ میں ہوا اجابت خطاب کرتے ہوئے
ایم پنجاب نے کہا کہ آج جو توحید کے بڑے بڑے
علیہ وار سمجھے جاتے ہیں، جب ان کے مکتوبات
ملفوظات، حکایات اور بیانات کو دیکھتے ہیں
تو وہ قرآن وحدیث کے سراسر خلاف نظر آتے ہیں
آخراں کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ صرف ایک
ہے اور وہ ہے کہ اکابر برہمنی۔ اسی نے آج
دنیا قرآن کو تو نظر انداز کر سکتی ہے مگر کسی اپنے

بزرگ، صوفی، مولوی، پیر یا امام انقلاب کے
قول کو رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح عل کی اصلاح
کی ضرورت ہے۔

ضلع سیالکوٹ کا چوتھا پروگرام اردو سنگھ
جامعہ عظیم القدر ناظم حلقہ کی رہائش گاہ پر ہوا
دوسرا پروگرام فتویٰ پنک میں نذیر احمد صاحب
کے مکان پر ہوا اس موقع پر آپ نے فرمایا عقیدہ
وایان پر نجات کا دار و مدار ہے۔ ہماری پستی
ویربادی کے اور دوسرے دار قوم کے مشرکانہ
معتقد ہیں۔ اللہ کی نعمت کا عمدہ صوفی اہل ایمان
ستہ ہے۔ جو اس پر خالص ایمان رکھتے ہیں۔
اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتے۔
ضلع شیخوپورہ میں ساتھیوں اور بزرگ
صاحب کا پہلا اجتماع جامعہ مسجد قدیمی میں ہوا
منتظم ناظم حلقہ یا مشم عبد اللہ تھے۔
دوسرا پروگرام جامعہ محمدیہ خاقانہ ڈوگرہ لائیک
ہوا منتظم ناظم حلقہ عبد اللہ خان تھے۔
جامعہ محمدیہ میں خطاب کرتے ہوئے ایم پنجاب
نے فرمایا کہ ہماری نجات کا واحد راستہ اسلام
ہے اور اسلام کی وہی تفسیر تشریح معتبر ہے
جو فقیر اسلام سے منقول ہے اور جس پر

صحابہ کرام نے عمل کیا۔

ضلع شیخوپورہ کا تیسرا پروگرام مسجد توحید
کوٹ سونڈ میں ہوا چوتھا پروگرام مسجد توحید
باغ والاکڑیال میں ہوا۔ میں ضلع شیخوپورہ
کے ناظمین کی سیٹنگ میں ملے ہوا کہ پنجاب کا
تیسرا سہ ماہی اجتماع ضلع شیخوپورہ میں مسجد
توحید کوٹ سونڈ میں ۲۵ دسمبر کو
ہوگا۔

ضلع شیخوپورہ میں پانچواں اجتماع
مسجد توحید ڈوگرہ کوٹلہ سانگلہ پل میں ہوا جس
میں مقامی لوگوں کے علاوہ ارد گرد کے
دیہات سے بھی لوگ آئے تھے۔ ایم پنجاب
نے کہا کہ دعوت حق کو دینے کی ہر کوشش
ناکام ہو چکی ہے۔ کیونکہ اہل ایمان اپنی
جانوں کا مالک سے سودا کر چکے ہیں۔ علماء سوء
کا گفت و ناکہ دار ہو کر سمجھ چکے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ میں چھٹا پروگرام
مورہ کھنڈ میں ناظم ضلع عبد المجید
صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا۔ ساتواں پروگرام
کھارو میں مستری رفیق صاحب کی رہائش گاہ
پر ہوا۔

راج پور میں ہونے والے اجتماع کے زیر عنوان اس ملک میں اسلامی نظام کے لغو کا دعویٰ کرنے والی صلیب شری جماعت۔ جماعت اسلامی
سرواری ترجمان حضرت دارالانشاء لاہور کی ۲۱ اگست ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں چھپا ہے۔ ہم بھی یہ مضمون "بلا تبصرہ" ہی چھاپ
رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم وہ مبارکیاؤں کے فیہ مقدمہ بیانات بھی چھاپ رہے ہیں جو ایران کا اس قدر ہی حکومت کے زیر اقتدار
آئے ہیں اس جماعت کے سرگرم رہنما کے کلام نے بدیع و شگوارام بیگ تھے۔ آپ اس مضمون کو پڑھ لیتے اور ساتھ ہی بیانات
بھی پڑھ لیتے۔ پھر ان خطرات کی بصیرت کو داد دیجئے۔

بلا تبصرہ

شہر انڈیا جہاں ۵ لاکھ مسلمان آباد
ہیں ان میں آج تک ایسا قیام کرنے کی اجازت
نہیں ملی جبکہ وہاں مسلمانوں کے ۱۲ گرجے، ۱۵
کے ۲ مسند بکھول کے ۲ گروہارے، یودیوں
کے ۲ عبادت خانے اور جوسید کے ۲ مندر
موجود ہیں جبکہ مسلمانوں کی ایک مجلس

نہیں ہے۔

تمام کے مذہب میں عیدین کی عبادتوں کے
نئی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے لیکن جب
سے مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے سو کے ان اس
پارک پر مسلح افواج کا پیرہن تھا دیو گیلور اس میں
پڑھنے سے روک دیا گیا۔

عمری فارنگ نے مذہبی حکومت بنیوں کو
محمود کرتے ہیں کہ وہ ترائی یونیورسٹی کے میل میں
شیوہ ادا کرتے اور میں جیو کی فائز میں لیکن اس
کے اوپر مذہبی حضرات وہاں فائز نہیں پڑھتے بلکہ
پاکستانی سفارت کار میں فائز ادا کرتے ہیں
وہاں سے کہ ترائی یونیورسٹی کے میل میں جیو کی
فائز ایران کے صدر محمودیہ لکھتے ہیں جو شیوہ
فرق کے مذہبی رہنما ہیں۔

ایران کے نئی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ اور
امت اور اپنی اجتماعی فائز دیو کے لئے
کوئی جلسہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اپنی تنظیم قائم
کر سکتے ہیں۔ پیچھے دیوں شہر رائے کوئی امت
سنا کہ عیدین نے ایک تنظیم کی قائم کی تھی تو
مذہبی حکومت نے خلاف قانون قرار دیدیا۔

مسلمان اہل سنت اپنی مذہبی کرتا ہیں
مکراتے تھے لیکن مذہبی حکومت کے تیار کے بعد اس

پر طرح طرح کی پابندیاں لگادی گئیں۔

مرکاری سکولوں کا انصاب بدل جا رہا ہے اور
نئے انصاب میں شیعہ مذہب کے عناصر شامل کے گیا
رہے ہیں تاکہ شیعوں کے بچے غیر شعوری طور پر شیعہ
مذہب کے پیرو بن جائیں۔

ناہلان کے صدر میں جان ۵۵ ہزار نئی مسلمان
ہیں وہاں کے سرکارہ سکولوں میں اجماع ۵۰۰ مسلمان
مقرر کئے گئے ہیں جن میں صرف ۱۶۰ مسلمانہ نئی
ہیں باقی ۴۰۰ مسلمانہ شیعہ ہیں۔ اس میں سے
ایک بار رہے تاکہ نئی نئی شیعہ مذہب میں سکول
سے قبول کیا گیا۔

ایران میں امت کے تعداد ۲۰ فیصد ہے
شاہ کے عام اپنی تمام کے مختلف مذہبی ہاتھ وال
مذہب کے مذہبی شیعوں کے وہ شیعہ مذہبی مزاد مذہبوں
کے جنائی مذہبی قربانیاں دی ہیں لیکن جہوری حکومت
میں انہیں جو حصہ ملے ہے وہ ان کی آبادی کے تناسب
کے مخالف ہے بالکل نہیں کے برابر ہے۔ مثلاً کے طور
پر ۲۰۰ ہزار پارلیمنٹ میں اہل سنت کی تعداد
صرف ۹ ہے جبکہ تناسب آبادی کے حساب سے
۴۰۰ سے زیادہ کے وہ مقدار تھے لیکن پارلیمنٹ میں
انہی تعداد کم از کم ۸۰ ہو چکے ہیں۔

استقامت اور حد میں اہل سنت کا وجود

سور کے برابر ہے سو اپنی اور مذہبی مسلح کا کوئی دھرم
عین توڑتی بات ہے تھی فرقتے کا کوئی ایک خدیجہ اور
ایں نہیں ہے ایران کے تین لاکھ پاس راران
انقلاب میں جو حکومت کے ہر شیعہ پر مادی میں اہل
کا ایک فائدہ ہی نہیں ہے۔

ایران کے نئی مسلمانوں میں تعلیم یافتہ افراد
کا تناسب کم ہے۔ اس کے سوا یہ بھی کہ
وہ تعلیمات میں کی بنیاد مذہبی ہی اہل کتابی نہیں
ہو سکیں گے کہ کہ مذہبی حکومت میں وہ اناد مذہبی
حصہ بالکل کے اور حکومت کی موجودہ بالکل کے
پیشہ نظر مذہبی نہیں ہے کہ آئندہ اہل سنت
تعلیم کے سبب ترقی کے گا کیونکہ اپنا مذہبی شخص
برقرار رکھتے ہوئے ان کے اہل تعلیم حاصل کرنا
بہت مشکل ہے۔

بلکہ وہ مذہبی حکومت کے ذریعہ افراد
کو متاثر دیا کہ آپ حضرات مسلمانہ کے شیوہ
حضرات کو تیار سے روک دیں تو یہ دعوت امتداد
وطن بہترین پیشہ ہوگا لیکن انہوں نے وعدہ کیا کہ
ہم اسی پر خود کریں گے۔

تہذیب روزہ دہلی ۵۔ اپریل
میں تاج محمد پور سے
دہلی میں ۲۰ مئی ۲۰۱۰
ایسٹیمالہ پور ۱۰ اگست ۲۰۱۳

خدا ہمارے ایرانی بھائیوں کی مدد اور ہمنامی فرمائے

ہم عظیم الشان کامیابیوں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ ایران کے بھائیوں کی مدد اور ہمنامی فرمائے۔

ایران کے مسلمانوں نے قربانی اور ایثار کی نئی مشعل روشن کی ہے۔ یہ نئی مشعل
لاہور، فروری ۲۰۱۰ء کو مسلمانوں کی ہمت اور شجاعت، اسلامی یکتا کے
باقی میدانوں میں اور مذہبی اور مذہبی اسلامی یکتا کے میدان
ظہیل جوئے عالم اسلام کے تیار رہا آیت اللہ روح اللہ
کو مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے اور ایرانی عوام کی کامیابی پر خوش
کا اظہار کیا ہے۔ ایک شکر کے ساتھ میں انہوں نے کہا ہے کہ اس
عظیم الشان کامیابی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملایا ہے ہم
میدان سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہنا

سور کے برابر ہے سو اپنی اور مذہبی مسلح کا کوئی دھرم
عین توڑتی بات ہے تھی فرقتے کا کوئی ایک خدیجہ اور
ایں نہیں ہے ایران کے تین لاکھ پاس راران
انقلاب میں جو حکومت کے ہر شیعہ پر مادی میں اہل
کا ایک فائدہ ہی نہیں ہے۔

ایران کے نئی مسلمانوں میں تعلیم یافتہ افراد

کا تناسب کم ہے۔ اس کے سوا یہ بھی کہ

مزار سے ہندو نوجوان کا اغوا

محرر ۳۰۔ ستبر ۲۰۱۱ء
نئی نوجوان اپنے والد کے سر پر چڑھ کر
کے مزار سے اغوا کر لیا گیا۔ اس کے چچا
پہلے داسی کو مزار سے ایک پرچہ ملا ہے
جس پر لکھا ہے کہ ہم تمہارے بیٹے کو
اغوا کر رہے ہیں۔ اس پرچہ کا مزار پر
روشن کرنے گیا تھا۔

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور
۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

ایک خبر — ایک اقتباس

فنِ دین داری!

ایک مدت گزر جانے کے بعد "فنِ دین داری" کے ماہروں نے اپنا پیشہ چمکانے کے لئے ہندوؤں کی طرح
دیوناؤں اور دیویوں سے ————— کی فوج تیار کر کے ان کے گرد ایک عظیم الشان
دیومالا کاٹانا بانائیں دیا —————

پھر

● اسلامی کاشی اور متھرا وجود میں آئے ————— اور

● مہمان گنیشوں اور مہرلیوں نے جنم لیا

● کھڑے پتھروں کی جگہ پڑے پتھروں نے قبروں کی شکل میں

اپنے استہان بنائے ————— اور

● "درشن" کا نام بدل کر ————— "گوارت" رکھا گیا!

● "پرنام" کی جگہ ————— "سلام" نے لے لی —————!!

● "ڈنڈوت" نے "سجدہ تعظیمی" ————— کا جامہ پہنا!!!

● پہیروں کے بجائے ————— "طواف" ہونے لگے!!!

● "برشاد" ————— "تیرک" بن گیا —————

● "بکھت" نے ————— "قوالی" کا روپ دھار لیا —————

● اور یہ موجودہ "دین" ————— وجود میں آیا!!

(اقتباس: "نئی دنیا" نے "نوائے وقت" سے) ڈاکٹر مسعود الرحمن

غلاموں کو نصیحت

اِنَّ رَبَّكَ مَنَّكَ عَلَىٰ طَرَفٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْبِزُوا أُنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم

بَعْضُكُم لِحِجَابٍ لِّأَخٍ ۚ إِنَّ يَأْكُلُ أَخِيهِ مِمَّا فَاكِرَ لَهُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ

كَوَّابٌ رَّحِيمٌ

الحجرات - ۱۲

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، نہ عورتیں، نہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، نہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔

الحجرات - ۱۲

اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

(ALLAH) The only way to Salvation.